كُنْتُمْ خَيْرَ أُمَّةٍ أُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ تَأْمُرُونَ بِالْمَعْرُوفِ وَتَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ

خدا کے فضل سے جس کتاب کے لیے عرصے سے آنکھیں منتظر اور

دل مشتاق تھے

یعنے

احسن المواعظ کا دوسرا حصہ

افضل المواعظ

سنہ ۱۳۳۱ھ

جس کو

واعظ بے بدل جناب مولانا مولوی محمد ابراہیم صاحب

خلف علیجناب مولانا مولوی محمد حسین صاحب فقیر قدس اللہ

سرہ العزیز نے تالیف کیا۔ اور

دلی پرنٹنگ ورکس دہلی میں چھاپا گیا

التماس

نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

ای حضرات کتاب افضل المواعظ پورے آٹھ وعظوں کا مجموعہ آپکے سامنے پیش ہوتا ہی اس کا
احسن المواعظ آپکے مطالعہ سے گذر چکا ہے جس کے بیان کی خوبیاں اور طرز تقریر سے آپ واقف ہیں یہ اس
کتاب کا دوسرا حصہ ہے جس کا نام افضل المواعظ ہی جس کی قیمت ایک روپیہ علاوہ محصول ڈاک ہی اس
میں حسب وعدہ آٹھ وعظ ہیں پہلا وعظ رضاعت مبارک کے حالات سے لیکر نبوت معراج ہجرت
معجزات وفات شفاعت تک نہایت عمدہ صحیح اور چیدہ چیدہ روایتوں سے لکھکر ایک عظیم
خزانہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی مبارک زندگی کا آپ کے سامنے پیش کیا گیا ہے۔

حق یہ ہی کہ اردو زبان میں ایسا انتخاب جو صدہا حدیث اور تفسیر اور سیرت اور تواریخ
سے کیا گیا اور حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حالات کا جامع ہے آجتک نظر سے نہیں گذرا
تعالی اس کے بعد تیسرا حصہ جس کا نام سیرت صالحین عرف اکرم المواعظ ہے آپکے مطالعہ سے
جس میں حضرت آدم علیہ السلام سے لیکر حضور اکرم نبی آخر الزمان صلی اللہ علیہ وسلم تک اور حضور
سے لیکر تمام صحابہ کرام اور تابعین اور تبع تابعین مجتہدین فقہا محدثین اور اولیای کاملین غوث
ابدال اور دیگر اولیاء رحمۃ اللہ علیہم اجمعین کے حالات میں اس ترتیب سے لکھا گیا ہے کہ پہلا وعظ
حضرات کے عشق الٰہی کے واقعات کے بیان میں دوسرا وعظ اولیاء اللہ کی نماز تیسرا
اللہ کی خیرات۔ چوتھا وعظ اولیاء اللہ کے روزہ کے بیان میں۔ پانچواں وعظ اولیاء اللہ
چھٹا اولیاء اللہ کی وفات ساتواں اولیاء اللہ کے قبر کے سوال وغیرہ کے بیان میں آٹھواں
اولیاء اللہ کے حشر اور جنت میں تشریف لیجانے کے بیان میں۔ یہ کتاب صدہا کتابوں کا
ناظرین انکو مطالعہ کے لیے باوضو بیٹھیں وصلی اللہ علی خیر خلقہ محمد وبارک وسلم۔

الملتمس خادم الطلبہ محمد خلیل الرحمان نائب مہتمم مدرسہ حسینیہ دہلی

پہلا وعظ رضاعت مبارک کا بیان

۱۹۶۲ء

حامداً و مصلیاً

۹۶۷ھ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

وَالضُّحٰی ○ وَاللَّیۡلِ اِذَا سَجٰی ○ مَا وَدَّعَکَ رَبُّکَ وَمَا قَلٰی ○ وَلَلۡاٰخِرَۃُ خَیۡرٌ لَّکَ مِنَ الۡاُوۡلٰی ○ وَلَسَوۡفَ یُعۡطِیۡکَ رَبُّکَ فَتَرۡضٰی ○ اَلَمۡ یَجِدۡکَ یَتِیۡمًا فَاٰوٰی ○ وَوَجَدَکَ ضَآلًّا فَہَدٰی ○ وَوَجَدَکَ عَآئِلًا فَاَغۡنٰی ○ فَاَمَّا الۡیَتِیۡمَ فَلَا تَقۡہَرۡ ○ وَاَمَّا السَّآئِلَ فَلَا تَنۡہَرۡ ○ وَاَمَّا بِنِعۡمَۃِ رَبِّکَ فَحَدِّثۡ ○

حضرت عبد اللہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میرے سردار جناب محمد الرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس شخص نے کتاب اللہ کا ایک حرف پڑھا اوسکو دس نیکیاں صرف ایک حرف کے بدلے مین عنایت ہونگی اور دس گناہ معاف ہونگے جناب فرماتے ہین کہ مین نہین کہتا الم۔ ایک حرف ہے بلکہ الف ایک حرف ہے لام دوسرا حرف ہے میم تیسرا حرف ہے اس حدیث کا خلاصہ یہ ہوا کہ جسنے الم موںہہ سے نکالا اوسکو تیس نیکیاں عنایت ہوئین اور اوسکے تیس گناہ معاف ہوے لیکن اس حدیث مین اتنی بات باقی رہگئی کہ وہ دس نیکیاں کیسی اور کتنی ہونگی حضرت امام ابوبکر عسقلانی فرماتے ہین کہ مین نے ایک رات حضور ایزدی خداوند عالم کو خواب مین دیکھا معاً میرے دل مین خیال آیا کہ حضور سے سوال کرون کہ جناب کے نزدیک بندے کا کونسا عمل سب سے زیادہ فضل ہے مگر

جلال الٰہی کے ہیبت سے ساکت رہا اور کچھ سوال نہ کر سکا۔ حضور معلی نے خود ہی ارشاد
فرمایا کہ اے ابوبکر تو ہمارے پسندیدہ عمل کو ہم سے دریافت کرنا چاہتا ہے عرض کیا ہان
اے پروردگار ارشاد عالی ہوا کہ اے ابوبکر ہمارے نزدیک سب سے زیادہ پسندیدہ عمل قرآن شریف
کی تلاوت ہے پھر ارشاد عالی ہوا کہ اے ابوبکر تو یہ بھی جانتا ہے کہ قرآن شریف کی تلاوت کا
ثواب ہمارے نزدیک کیا ہے عرض کیا نہین اے پروردگار مین کچھ نہین جانتا ارشاد عالی ہوا
کہ بلا معنی حرفون مین ہر حرف کے بدلے مین دس نیکیان اور با معنی حرفون مین ہر حرف
کے بدلے مین بیس نیکیان پھر فرمایا اے ابوبکر بھلا تجھے خبر ہے کہ ایک نیکی کا ثواب کتنا بڑا ہوتا
ہے عرض کیا نہین اے پروردگار مجھے کچھ خبر نہین فرمایا کہ ایک نیکی ایک ہزار رطل کی برابر
ایک رطل ایک ہزار دانق کی برابر ایک دانق ایک ہزار درہم کی برابر ایک درہم ایک ہزار قیراط کی
برابر ایک قیراط ایک احد پہاڑ کی برابر قرآن مجید کے ایک حرف کا ثواب کئی لاکھ احد پہاڑ کی برابر
خدا کے ہان ملیگا۔ تفسیر عزیزی اس مبارک سورت کے نازل ہونے کا سبب یہ تھا کہ بعض
وجہ سے چند روز کے لئے وحی نازل ہونی بند ہوئی کفار مکہ نے آپکو طعنے دئے ابولہب کی
جورو ام جمیلہ نے جناب کی سخت توہین جبرئیل امین کو برے لقب سے یاد کیا کہا کہ اے محمد
اب تمہارے اوپر وہ تمہارا شیطان نازل نہین ہوتا حضور کو یہ سنکر سخت ملال ہوا اللہ ذوالجلال
کو آپکا غمگین رکھنا منظور نہ ہوا اوسیوقت اس صورت کو نازل فرما کر رنج کو سرور سے غم کو خوشی
سے بدلا اور مکرر دو قسمون کے بعد بکنے والون کی ناپاک خیال کو محال اور غلط ثابت کیا اور فرمایا کہ قسم ہے
قسم ہے چڑھتے دن اور اندھیری رات کی نکتہ یہان قسم کہانے کی وجہ یہ ہے کہ کفار نے دعوے کیا تھا

کہ حضور کو اونکے رب نے چھوڑ دیا مگر جب مدعی اس دعوے پر دلیل نہ لاسکے تب مدعا علیہ یعنے
خدائے پاک نے قسم کھاکر دعوے کو جھوٹا کیا سچ ہے البینۃ علی المدعی والیمین علی من انکر مدعی اپنے
دعوے پر گواہ لائے اور اگر نہ لاسکے تب مدعا علیہ قسم کہائے اور دعوے کو خارج اور باطل کرے
یہاں بھی یہی ہوا ہے چڑھتے دن سے آپکی نبوت کا زمانہ اور رات سے نبوت سے پہلا زمانہ مراد ہے
حضور کی نبوت کو روشن دن سے مشابہت دی ہے اور کافروں کو چمگادڑ وغیرہ آفتاب کی
روشنی سے چھپنے بھاگنے دشمنی رکھنے والے جانور قرار دیا کیونکہ مکے والے حضور کو نبوت کے دعوے
سے پہلے بہت دوست رکھتے اور محبوب سمجھتے تھے نبوت کے بعد سخت مخالف بیحد دشمن ہوئے
تو انکی مثال چمگادڑ کی ہوئی طلوع آفتاب سے پہلے بہت خوش خوش پرواز کرتی تھی سورج کے
نکلتے ہی چھپنا بھاگنا بیزار ہونا شروع کیا یا ضحا سے حضور کا روشن چہرہ اور لیل سے زلف
مشکیں مراد ہے کیونکہ ابولہب کی جورو نے حضور کو طعنے دیتے اور یہ کہتے وقت کہ اب وہ تیرے
اوپر نازل ہونے والا نہیں آتا آپ کے چہرہ مبارک پر مٹی ڈالی اور سخت توہین کی تھی حق
تعالے نے آپکے چہرے کی قسم کہائی اور روشن آفتاب کی طرح دن نکال دینے والا فرمایا جس
طرح آفتاب نکل کر رات کی تاریکی سیاہی دور کرتا ہے اسیطرح حضور کے چہرے نے کفر کی روشنائی ہی
دور کردی کیا آفتاب پر خاک ڈالنے سے پڑتی ہے یا ضحا سے دن اور لیل سے اندہیری رات
مراد ہے اس مین حضور کو تسلی دیگئی ہے اور جلد دشمنوں کے برباد ہونے کا اشارہ ہوا ہے
یعنی جس طرح دن کی کار آمد چیزین رات کو اکثر بیکار ہو جاتی یا رات کی ضرورت کی چیزین
دن کو عزت کی نگاہ سے نہین دیکھی جاتین تہوڑے سے وقت مین عزت کی حالت ذلت

کی طرف ذلت کی حالت عزت کی طرف بدلتی ہے اسی طرح بہت جلد مکے والون کا تکبر
اور غرور عزت ونخوت حقارت اور ذلت سے بدل جائیگا اور آپ کی ظاہری کمزوری اعلی
درجے کی طاقت سطوت سے تبدیل ہوجائیگی کیونکہ آپکی عزت شوکت ہماری طرف سے ہے
اور ہم آپکے ساتھ ہین نہ ہمنے آپکو چھوڑا نہ آپ سے ناراض ہوے کیونکہ حبیب محبوب کہین
چھوٹتے ہین اور نہ چھوٹین گے وللآخرۃ خیر لک من الاولی اور البتہ اے نبی آپکی پچھلی گھڑی
پہلی اور اگلی گھڑی سے اچھی ہے پچھلی گھڑی سے حضور کی نبوت کا زمانہ مراد ہے اور
پہلی گھڑی سے نبوت سے پہلا زمانہ یعنی گو نبوت سے پہلے کفار مکہ آپ کے دوست تھے اور
نبوت کے بعد آپ کے دشمن ہوئے مگر ہمارا اور آپکا تعلق نبوت کے زمانے مین پہلے زمانہ سے
زیادہ ہے جو کفار مکہ کی محبت سے بدرجہا زیادہ ہے اب ہماری دوستی کے مقابلہ مین کسی کی
دوستی یا دشمنی کیا چیز ہے اور ہمارے ہوتے آپکا کوئی کیا کرسکتا ہے ہماری دوستی اور محبت کی
کی خوشی کرو کافرون کی محبت کے جانے کا غم نہ کرو دشمن کیا کرسکتا ہے اگر خدا مہربان ہو یا آخری
گھڑی سے مکے کی سکونت اور اگلی گھڑی سے مدینہ طیبہ کی سکونت کا زمانہ مراد ہے اور حضور سے
وعدہ کیا کہ مکے مین جو کچھ آپکو تکلیفین ہوئی ہین ان سب کا تدارک اور اچھا بدلا مدینہ جاکر ہوجائیگا
مدینہ مین تو دشمن دوست بیگانے یگانے کفار عاشق جان نثار ہون گے مکہ فتح ہوگا بت خانہ
خانہ خدا ہوگا عزت آئیگی ذلت جائیگی یا پچھلی گھڑی سے حضور کی وفات کا زمانہ اور
پہلی گھڑی سے حیات کا زمانہ مراد ہے کیونکہ حیات مبارک مین اشاعت اسلام اور احکام
کی مشقت حضور بنفس نفیس اوٹھاتے تھے اور وفات کے بعد آپ کے خلفا نے وہ محنت

اپنے ذمے لی اور انتہا درجے اسلام کو پہیلایا چنانچہ حضور کی حیات مین ایک لاکھ چوبیس ہزار مسلمانون کی مردم شماری تہی اور جناب عمرؓ بن الخطاب کے دور خلافت مین چار کروڑ مسلمان تھے اسی طرح یوماً فیوماً ترقی ہے آج صرف ہندوستان مین چھ سات کروڑ موجود ہین ساری دنیا مین کروڑہا ہین اور خدا جانے قیامت مین کتنے ہونگے اس آیت مین حضور کو آیندہ کی بابت اطمینان دلایا گیا ہے ولسوف یعطیک ربک فترضیٰ اور البتہ مرضی کے موافق آپ کو عطا کرے گا اس عطیہ سے مراد امت کی کثرت ہے یا امت کی مغفرت اور شفاعت ہے جسکی بابت حضور کا ارشاد ہے کہ جبتک ایک ایک فرد بشر مسلمان کو بخشوا نہ لونگا اپنے رب سے راضی نہو نگا ہمراہ اب پچھلے انعامات احسانات کی یاد دھانی کی جاتی ہے الم یجدک یتیماً فاویٰ ووجدک ضالاً فھدیٰ اے نبی تم یتیم تھے خدا نے تم کو کس آرام سے رکھا جو بادشاہون کے لئے نہوا وہ تمہارے لئے ہوا آپکی یتیمی دو رفیکی بادشاہت سے بہتر گذری اور ایک وقت تم رستہ سے بے رستے ہوئے جنے رستے پر لگا یا تشریح بعض روایتون مین ہے کہ نبوت سے پہلے کسی سفر مین رات کے وقت حضور اونٹنی پر سوگئے شیطان نے آپکی اونٹنی کو رستے سے الگ کر کے دوسرے خطرناک رستے پر لگایا تھوڑی دور آپ چلے ہون گے کہ بیچ رستے مین کیکر کا درخت حائل ہوا جو کسی طرح سانڈنی سوار کو نکلنے ندیتا مگر آپ کے لئے وہ ببول کا درخت فوراً بیچ سے دو ٹکڑے ہوا آدہا ادہر آدہا ادہر ہوکر حضور کی سواری کو سلامت نکالدیا اسکے بعد حضرت جبرئیل آئے اور جناب کی سواری کو سیدہے رستے پر لگایا حق تعالیٰ اس آیۃ مین اس نعمت کی طرف اشارہ کرتا ہے ووجدک عائلاً فاغنیٰ

اے نبی جنسے پایا ایکو غریب پہرا پنے فضل سے کیسا غنی کیا شروع مین بی بی خدیجہ کا مال
آپ پر نثار ہوا پہر مین ابو بکر صدیق عثمان غنی عبد الرحمان بن عوف وغیرہ وغیرہ صحابیون نے
اپنے اپنے مال حضور پر کس خوشی سے نثار کئے آخر مین روم اور فارس کی بادشاہت کس طرح
آپ کے قدمون پر نثار ہوئی فاما الیتیم فلا تقہر واما السائل فلا تنہر جس طرح خدا نے آپ کے
ساتھہ معاملہ کیا آپ بہی یتیمون کیساتہہ ویساہی کرین کسی یتیم پر سختی نہ کرین کسی سائل کو نہ جہڑکین
ان سب پر اپنے دامن کا سایہ کرین اور جو کچہ خدا نے آپ پر احسان کئے نعمتین دین شکریہ
کے طور پر اوسکا ذکر کرین مسلمانون اس آیت مین خدا نے اپنے حبیب کے نبوت سے پہلے
کے حال آپ بیان کئے اور ہمین بہی بیان کرنے کی اجازت فرمائی اس لئے کچہ حالات یعنی
حضور کے نور کی پیدایش سے حلیمہ سعدیہ کے مکان تک تشریف لے جانا احسن المواعظ اول
حصے مین بیان ہوئے اور بقیہ حالات رضاعت سے وفات اور شفاعت تک انشاء اللہ
افضل المواعظ دوسرے حصے مین بیان ہون گے جب حلیمہ سعدیہ حضور کو لیکر اپنے گھر آئین
حلیمہ کا گہر مین آنا سارے گاؤن کا مشک کی خوشبو سے مہک جانا گھر گھر گلی گلی کوچہ کوچہ کا
معطر ہونا جس طرح سورج کے نکلتے ہی دہوپ کا جگہ جگہ پہونچنا معلوم ہے اسی طرح نبی عربی کے
پہونچنے سے ہر شے کا خوشبو سے معطر ہونا محسوس ہوا حلیمہ فرماتی ہین کہ وہ سال بڑی خشکی
قحط سالی اور گرمی کا تہا نہ کوئون مین پانی رہا نہ جنگلون مین ہرا نکا سارے گاؤن کی بکریان
نہایت دبلی لاغر ہوئین نہ آدمیون کے لئے غلہ تہا نہ جانورون کے لئے چارہ اس سے پہلے
ہمارے یہان بہی نوبت ایسی ہی حالت تہی مگر خدا کے فضل نے جب ہمارا ہاتھہ پکڑا ہمین عجائب

روزگار سید ابرار احمدِ مختار سا فرزند گھر کا نور بیتیونکا چراغ عطا فرما کر بادشاہِ وقت
بنایا نہ ہمین کھانیکی قلت رہی نہ ہماری بکریون کو چارے کی کمی جب اوسی سوکھے اور
خشک جنگل مین ہماری بکریان چرنے جاتین فوراً اونکے پیرون کے نیچے ہری تازی گھانس
پیدا ہوتی جسے کھا کر بکریان فربہ ہوئین اونکے تہن دودہ سے بھرے بنی سعد کے سارے
علاقے مین دودہ کا نام نہ تھا مگر حضور کی برکت سے حلیمہ کے گھر مین پانی کی جگہ دودہ ہی
پیاجاتا تھا بنی سعد کے لوگ اپنے چرواہون سے کہتے کہ تم اپنی بکریان اوسی جنگل مین کیون
نہین چراتے کہ جہان حلیمہ کی بکریان چرتی ہین چرواہے کہتے کہ ہماری اور حلیمہ کی بکریان
ایک ہی جگہ چرتی ہین ہم نہین جانتے کہ حلیمہ کی بکریان کس طرح پیٹ بھر لیتی ہین اور ہماری
بکریان بھوکی مرتی ہین فرق اے بنی سعد کے لوگون حلیمہ کی بکریون پر سایہ ہے
رحمۃ للعالمین کا اور تم اس سایہ سے محروم ہو حلیمہ فرماتی ہین کہ حضور کو خدا نے شفاے عالم
بنایا تھا بیمار بچے بیمار جانور بیمار بڈھے جوان آپ کے پاس حاضر ہوتے اور آپکا ننّا سا دست
شفا وکرم رحمت سے بھرا پنجہ بیمار کے سر اور موہنہ پر رکھتے فوراً خداوند کریم اوس بیمار کو
شفا بخشتا سچ ہے ابر کرم جہان جائیگا بارانِ رحمت برسائیگا سورج جہان نکلے گا نور
پھیلائیگا مشک وعنبر وعطر جہان گرے گا خوشبو بسائیگا نبی الرحمۃ جہان رہیگا بیمار کو
تندرست مردون کو جلائیگا حلیمہ فرماتی ہین کہ حضور کا جھولا کبھی ہمارے ہلانیکا محتاج نہوا
ہر وقت آپکو ہلاتا اور خود بخود جھلاتا رہتا تھا جسکی وجہ تاریخ الخمیس مین یہ لکھی ہے کہ ملائکہ
آپکے گہوارہ کو ہلاتے اور جناب کو جھلاتے تھے سبحان اللہ کیا اچھا ہمارا نصیبہ خدا کا

پیارا بنی ملایک کا مخدوم بی بی آمنہ کا معصوم ہماری شفاعت ہدایت کا بیڑا اوٹھا کر
تشریف لائے کیا ہو سکتا ہے کہ امت کے مسلمان گنہگارون کو بغیر بخشوائے رہجائے
ہرگز نہین حلیمہ فرماتی ہین کہ حضور کبھی برہنہ ہونے کو پسند نہ کرتے جب کپڑا آپ کے تن مبارک
سے ہٹ جاتا روتے بیچین ہوتے حلیمہ کو سونے دیتے نہ خود سوتے جب فوراً ہی جناب کے
جسم مبارک کو پوشیدہ کیا اور آپکو کپڑا اوڑھایا جاتا اوسی گھڑی چپ ہو جاتے پھر کبھی نہ روتے
نتیجہ دل گواہی دیتا اور خیال یہ کہتا ہے کہ حضور پر نور کو اس صغیر سنی ننھی سی عمر مین تن عریان
سے عار آتی تھی اور نبوت کے بعد یہ بات حضور کے مونھ سے اکثر نکل جاتی تھی تحب لاخیک
ماتحب لنفسک بندے جو بات اپنے لئے بہتر جانے وہی اپنے بھائی کے لئے بہتر جان ضرور
قیامت کے دن امت کی پردہ دری کو گوارا نفرمائینگے روئین گے عرض کرین گے شفاعت
کرکے بخشوائین گے ننگون کو حشر کے میدان مین جنت کے حلے دلوائینگے حلیمہ فرماتی ہین
کہ جناب کل دو ہی مہینے کے تھے کہ بچون کے ساتھ بیٹھے بیٹھے سرکنے اور تین مہینے کے دیوار
پکڑکر چلنے اور پانچ مہینے کے خوب چلنے اور سات مہینے کے خوب دوڑ کر بھاگنے پھرنے
اور آٹھ مہینے کے خوب بولنے لگے تھے نکتہ یہ وقت سے پہلے اتنی عجلت کیون اسلئے
کہ وقت تھوڑا کام بہت ہین ساری شریعتون کا منسوخ کرنا اگلی شریعت کی مشکلون کو کھولنا
کروڑہا گنہگارون کو بخشوانا سارے جہان مین اسلام پہونچانا تھوڑے وقت مین کام زیادہ
کرنا تھا چونکہ حضرت دور سے آئے تھے اس لئے دیر مین آئے تھے ساتوین مہینے بہت دوڑکر
چلنا اسلئے تھا کہ جہنم کے ساتون دروازے جلد بند کرانے تھے آٹھوین مہینے خوب بولنا زبان

کہولنا اور سب سے پہلے لا الہ الا اللہ موہنہ سے نکالنا اسلئے تہا کہ انہوں دروازی جنت
لا الہ الا اللہ کے ذریعہ کہلوانے تہے حلیمہ فرماتی ہین کہ جب تک حضور میرے پاس رہے مین اپنے
خاوند کے پاس نہ گئی حضور کی شرم ہیبت سے نکتہ سبحان اللہ لوگون خیال کرو جس مبارک
ذات سے صغیر سن کے عہد مین غفلت اور شرم کا جائز کام ندارد ہوا بہلا و نکے نبوت کے
مبارک عہد مین یا آپ کے خاندان مین ناجائز کام کسطرح ہوتا معاذ اللہ حلیمہ فرماتی ہین کہ
ایک دن حضور میرے گود مین بیٹھے تھے اور میری بکریون کا ریوڑ ادہر سے گزرتا تہا ایک
بکری نے ریوڑ سے نکل کر جناب کو سجدہ کیا اور حضور کے ماتھے پر بوسہ دیکر چلی گئی راز آپکو
جانور درخت پہاڑ سجدہ کرتے ملائک جنات انسان آپکی اطاعت کرتے تھے اسکی وجہ یہ
تہی کہ حضور کی حکومت روح پر تہی اور روح بکی ایک جنس ایک ماہیت ایک ہی شے ہے یہ جس
جگہ اور جس قالب مین ہوگی اپنے مخدوم نبی معصوم کی فرمان بردار جان نثار ہوکر رہیگی دیگر
انبیا علیہم السلام کی حکومت اجسام پر تہی اور اجسام جدا جدا ہین ایک جسم جسکا مطیع ہوگا
دوسرا جسم مطیع نہ ہوگا حلیمہ فرماتی ہین کہ ہر روز ایک عظیم الشان نور جیسے سورج کی دہوپ
میرے مکان مین آتا اور آپکو اپنے اندر چھپاتا تہوڑی دیر مین آپکو چہوڑ کر چلا جاتا تہا تشریح
یہ نور ملائک کے چہرون کا تہا جو روزانہ حضور کی زیارت کرنے آتے اور آپکی زیارت سے
مشرف ہوکر جاتے تہے اے تماشہ گاہِ عالم روئے تو تو کجا بہر تماشا میروی حلیمہ فرماتی ہین
کہ حضور کی رضاعی بہائی گہر سے نکل کر بچون کے ساتہہ کہیلنے مین مشغول ہوتے جب حضور
انکو کہیلتا دیکہتے فورًا ہاتھ پکڑ کر فرماتے ہم ان بیکار کام کے لئے پیدا نہین ہوئے نتیجہ

جب حلیمہ کی اولاد کو بیکار کھیلتا دیکھکر خوش نہ ہوے تب امت مرحومہ کے گناہ دیکھکر کسطرح خوش ہوتے ہون گے ہر ہفتے مین دو دن پیر جمعرات کو اس امت کے اعمال حضور انور صلے اللہ علیہ وسلم کی حضوری مین پیش ہوتے ہین لوگون اللہ سے ڈرو حضور کی روح مبارک سے شرماؤ حتی الوسع گناہون کے پاس نجاؤ اپنے بداعمالی سے نبی معصوم کو نہ ستاؤ حلیمہ فرماتی ہین کہ ایک دن بغیر اطلاع حضور گہر سے نکلکر بکریون کے ساتھ جنگل چلے گئے خبر ہونے پر ہم آپکو تلاش کرتے ہوئے دوپہر جنگل مین پہونچے دیکھا کہ ٹھیک دوپہر کو حضور انور کے سر مبارک پر ابر سایہ کرتا اور آپکے ساتھ ساتھ چلتا ہے جہان دہوپ مین تہا آپ سایے مین سب گرمی مین تھے آپ ٹھنڈک مین حکایت حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی فرماتے ہین کہ ایک رات خواب مین مجھے حضور اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے موے مبارک کا تبرک عطا فرمایا صبح کو دو بال میرے تکیے کے نیچے رکھے ہوے ملے اون بالون کو ہاتھ مین لیکر باہر آیا دہوپ مین کھڑے ہوکر دیکھنے لگا اوسیوقت ابر نے آنکر مجھپر سایہ کیا مین جب اون بالون کو چھپا لیتا ابر غائب ہوجاتا جب دہوپ مین نکالتا تہا ابر موجود ہوکر بدستور سایہ کرتا چند مرتبہ اس کا تجربہ کیا ہر دفعہ وہی موقعہ ہوا جو پہلے ہوا تہا سبحان اللہ حضرت شاہ ولی اللہ رحمہ اللہ کے ہاتھ مین حضور کے موے شریف تہے خدا نے موے مبارک کے سبب شاہ صاحب کو دہوپ مین جلانا پسند نہ کیا بہلا جسکے دل مین حضور کی محبت جس زبان پر حضور کے لئے درود جن پیرون مین آپکے قدم بقدم چلنے کی مشق اور عادت ہوگی اونہین کس طرح رب العالمین دوزخ کی آگ یا حشر کی دہوپ مین جلانا پسند فرمائیگا ما یفعل اللہ بعذابکم ان شکرتم و آمنتم ترجمہ اللہ

تمہے عذاب کیون کرتا ہے اگر تم شکر گزاری اور ایمانداری پرہیز گاری سے زندگی بسر کرتے
ہو حلیمہ فرماتی ہین کہ جب حضور نے اپنے بھائیون کو روز بکریان چرانے جاتے دیکھا ایکدن
بہت اصرار سے فرمایا کہ آج ہم بہی بکریان چرانے جنگل جاوینگے ہرچند منع کیا مگر نہ مانا لاچار
ہوکر آپکے سر مین تیل لگا کر کنگھی کی آنکھون مین سرمہ لگایا کپڑے بدلوائے راز آج سید المرسلین
بکریان چرانے تشریف لیجاتے ہین بکریون کو بھیڑیون سے بچا کر خوب چرا کر واپس لائین گے
مسلمانون یہ مقدمہ یا پہلا سبق ہے اُمت کی نگرانی یا حفاظت کا انشاء اللہ امت مرحومہ
کو شیطان کے پنجے سے بچا کر جنت کے باغون مین سیر کرائینگے حلیمہ فرماتی ہین کہ مین نے
آپکے گلے مین ایک عقیق یمانی جو بطور تعویذ بچون کے گلے مین ڈالا جاتا تہا حضور کے
گلے مین ڈالا فرمایا کہ یہ کیون ڈالا ہے عرض کیا کہ حفاظت کے لئے بچون کے گلے مین ڈالتے
ہین فرمایا کہ امان میرے ساتھ میرا محافظ موجود ہے دوسرے محافظ کی ضرورت نہین فوراً
عقیق کو گلے سے نکال کر پھینکا نکتہ آج حضور کا بکریان چرانے جانا نمونہ حضور کی نبوت کا تہا
آج سوائے حافظ حقیقی کے کسی سے امداد نہ لینا کسی سے واسطہ نرکھنا اشارہ تہا کہ حضور امت کے
بخشوانے عہدہ نبوت ادا کرنے مین مستقل ہین سوائے مولا کے کسی غیر سے امداد نہ لینگے دیگر
انبیا قیامت مین اپنی نبوت کو پہونچانے کا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم یا آپکی امت کو گواہ
لاکر ثبوت دینگے حلیمہ فرماتی ہین کہ ہماری بستی کے قریب جنگل مین ایک موقعہ ایسا تہا کہ جہان
درندے شیر بھیڑیئے بہت تہے مین نے اپنے بچون سے تاکید اکہا کہ دیکھنا ادسطرف نہ جانا
خدانہ کرے کہ کوئی درندا محمد ﷺ کو اذیت پہونچاسے بہت سا سمجہا کر رخصت کیا خدا کی قدرت

آج خود بخود بکریون کا رُخ اوسی طرف ہوا جہان بہت سے شیر رہتے تھے تہوڑی دور جانے کے بعد جنگل سے ایک شیر غراتا ہوا ریوڑ کی طرف آیا جب خونی شیر کی نگاہ حضور پر پڑی تو بلی کی طرح آپ کے قدمون مین لوٹنے پیر چاٹنے لگا حضور نے ہاتھ کا اشارہ کیا شیر ہاتھ کے اشارے کی طرف چلا گیا نکتہ جس طرح آج بکریون کے درندے نے آپکی اطاعت کی اسی طرح امت محمدیہ کا درندا شیطان بہی آپکی اطاعت کریگا قدم جو میگا جہان سے حضور نکالینگے نکل جاے گا حلیمہ فرماتی ہین کہ دوپہر کے قریب محمد مکی علیہ السلام کے دونون رضاعی بہائی بہاگے بہاگے ہوئے آئے اور روکر کہا کہ امان جلدی چلو بہائی مکی کو دو آدمیون نے شہید کر دیا حلیمہ اور سارے بنی سعد کے لوگ بدحواس ہوکر بہاگے آپکو دیکہا کہ اچہے تندرست کہڑے ہین چہرہ مبارک سورج کی طرح چمکتا جسم مبارک مشک کی خوشبو سے مہکتا ہے عرض کیا کہ واقعہ کیا تہا فرمایا دو شخص آسمان سے اُترے جنکے سبز ریشمی لباس تہے مجہے پکڑ کر زمین پر لٹایا میرا پیٹ چاک کرکے دل نکالکر دہویا پہر اوسی طرح سینے مین رکھکر ٹانکے لگا کر مجہے ترازو مین بٹھایا میرے تولنے کے لئے دس آدمی ترازو مین رکہے جب مین بہاری ہوا تب سو آدمی میرے مقابل رکہے پہر ایک ہزار آدمی ترازو مین چڑھائے مگر جب بہی میرے وزن سے اونکا وزن بہی ہلکا ہوا تب یہ کہا کہ اگر ساری امت کو بہی ملا کر تولوگے تو بہی انہی کو وزنی اور بہاری پاؤگے تشریح یہ گران وزن حضور کے جسد مبارک کا نہ تہا کیونکہ جسد مبارک کو آپکے عین جوانی کے وقت ہجرت کے دن ابوبکر صدیقؓ نے کندہون پر اوٹھا لیا تہا اور یہ زمانہ تو حضور کی صغیر سنی کا تہا آج یہ وزن جسم مبارک مین کس طرح ہوسکتا ہے نہین بلکہ یہ وزن نبوت کا تہا

جو سارے جہان سے زیادہ وزنی تہا لوگون حضرت موسیٰ علیہ السلام نے جناب باری سے
ایک خاص کلمہ مانگا حضور کی طرف سے لا الہ الا اللہ عطا ہو کر یہ ارشاد ہوا کہ موسیٰ مین
اپنے جلال کی قسم ہے اگر اس کلمہ کو ایک طرف ترازو مین اور دوسری طرف ساتون آسمان
ساتون زمین سارا جہان رکہا جائے لاالت ہین یہ کلمہ سارے جہان سے وزنی رہیگا
تو ہر لا الہ الا اللہ جہان سے بہاری اور ہر محمد رسول اللہ دنیا بہر کے بنی نوع انسان سے بہاری
پہر جس شخص کے نامے اعمال مین یہ دو وزن بہاری ہونگے اونکا نیکیون کا پلہ قیامت مین
کس طرح ہلکا رہیگا حلیمہ فرماتی ہین کہ حضور کے سینے سے ناف تک ٹانکے لگانے کا
نشان معلوم ہوتا تہا گویا حضور کی پشت مبارک پر مہر نبوت تہی سینے پر داغ محبت الٰہی
تہا حضور نے سارا واقعہ بیان کیا مگر یہ راز کسی کے سمجہ مین نہ آیا کسی نے کہا کہ اکہن کا
خلل ہوا کسی نے جنون اور مرض بتایا آخر سبکی رائے یہ ہوئی کہ آپکو کسی کاہن ملا کو دکہلایا
جائے اور ضرور علاج کیا جائے مبادا مرض ترقی کرجائے آخر کب تک حلیمہ عورت تہین
کہنے میں آکر آپکو ایک کاہن کے پاس لیگئیں تعجب جب منہ ماتہے کی پہوٹ جاتی ہین تب
اسیطرح سارے کام اولٹے ہوتے ہین طبیب کو مریض کے پاس لیکر چلے بنی کو شیطان
کے پاس شفاے عالم کو مجسم مرض کے سامنے لیکر چلے کاہن نے حضور کی زبانی سارا قصہ
معلوم کرکے جناب کا ہاتہ پکڑ کر غل مچا کر بولا اے عرب کے لوگون اوہر آؤ دیکہو موقعہ
ہاتہ سے نہ جاے اس لڑکے کو جلد قتل کرو اگر یہ سن تمیز کو پہونچ گیا تمہارے بزرگونکو بے عقل
معبودون کو تہر بتائیگا دین کو تمہارے خاک مین ملائیگا ایک نئے خدا کی طرف بلائیگا

حلیمہ نے کہا کہ تو غارت ہو ہمارا کہا ان کا دشمن تھا جو میرے فرزند کو قتل کرانا چاہتا ہے
چل ہٹ پرے خدا کرے تجھے کوئی قتل کرے یہ کہتی خفا ہوتی ہوئی حضور کو اپنے گھر میں لائین
خدا نے کاھن کو دیوانہ پاگل بنا کر ھلاک کیا حلیمہ فرماتی ہین کہ ہر روز دو جانور سفید رنگ کے
آسمان سے اوتر کر حضور کے کرتے کے اندر غائب ہو جاتے آتے دیکھائی دیتے مگر جاتے نظر نہ آتے
تشریح یہ دونو فرشتے تھے جو جانور کی شکل مین آنکر حضور کی حفاظت کرتے تھے مبادا کوئی
جن شیطان جادوگر کافر بے ایمان آپ پر حملہ کرے آپکو ایذا دے ستائے قلب مبارک
تک ہینا پاک اثر پہونچائے آلغرض رنگ برنگ کے عجائبات نظر آتے جسکو دیکھنے والے
دیکھکر حیران رہجاتے لاچار ایک دن حلیمہ کے خاوند نے کہا کہ اب اس امانت کو پہونچانا
مناسب معلوم ہوتا ہے ایسا نہ ہو بچے کو کوئی تکلیف پہونچ جائے حلیمہ فرماتی ہین کہ جب ہمنے
حضور کو مکہ لیجانے کا ارادہ کیا ایک ہاتف کی غیب سے آواز آئی لوگون آج بنی سعد کی
خیر و برکت رخصت ہے ان بستیون مین وہ نور رہیگا نہ وہ خوشبو وہ امن رہیگا نہ وہ سرور مبارک
ہو تمہیں مکے والو آج خدا کا پیارا مہمان ہوا تمہارا حلیمہ ہر چند چارون طرف سے مایوسی کی
صدائین سنتین مگر دشمنون کے اندیشے سے مجبور تہین لیجاتے ہی بن آئی منزل بمنزل چلکر مکہ
معظمہ پہونچکر حضور کو عبد المطلب کے سپرد کیا عبد المطلب سے اس خدمت کے صلے مین بہت سا
مال مگر حضرت کی جدائی کا سخت ملال لیکر مکے سے وطن کو واپس آئین حضور حلیمہ سے
جدا ہو کر اپنی والدہ ماجدہ بی بی آمنہ کی خدمت مین رہے جب حضور کی عمر چار سال کی
ہوئی جناب کی والدہ نے بھی اس دار فانی سے ملک جاودانی کی جانب انتقال فرمایا حضو

کے والد حضور کو چار ماہ کا حمل مین چھوڑ گئے تھے والدہ صاحبہ چار سال کا نا مان چھوڑ
گئین جب حضور کی والدہ بی بی آمنہ کا انتقال ہوا ملایک نے جناب باری مین عرض کیا
کہ اے مولا نبی کریم کے والد کو اوٹھا یا تہا ایک والدہ تھین انکو بھی لی لیا کیا محمد صلی اللہ علیہ وسلم
کو لا وارث بنا ئیگا ارشاد ہوا کہ ملائکہ اپنے حبیب کے سارے کامون کے ہم خود کفیل اور منعم
ہونا چاہتے ہین کسی دوسرے کو شریک کرنا پسند نہین کرتے الم یجدک یتیماً فاوی اے نبی جو
آپکو یتیم بے ماں و پدر پایا پھر کسطرح اپنے دامن رحمت مین چھپایا سیدھا راستہ دیکھایا غریب
تھے غنی بنایا نبوت کا خلعت پہنایا بعد وفات حضرت آمنہ کے حضور کو عبد المطلب نے اپنی
کفالت مین لیا حد درجے خدمت گزاری کا شرف حاصل کیا ایک دن عبد المطلب آپکو لئے
کعبے کے پاس بیٹھے تھے ایک قائف آیا اور یہ کہا کہ واللہ اس بچے کے پیر حضرت ابراہیم خلیل اللہ
کے پیرونکی صورت ہین کیون نہوتے آپ خلیل اللہ کے فرزند حبیب اللہ تھے جسوقت حضور
کی چھ سال کی عمر ہوئی جناب کی آنکھین دکھنے آئین عبد المطلب نے بہت سا علاج کیا مگر کچھ
آرام نہ ہوا کسی نے کہا کہ اے سردار قریش مکہ کے قریب عکاظہ مقام مین ایک راہب ہے جو آنکھونکا
علاج اچھا کرتا ہے اگر آپ اپنے فرزند کو وہان لیجائین شاید حضور کی آنکھون کو آرام ہو جائے
یہ خبر مسرت اثر سنکر عبد المطلب اونٹنی پر سوار ہوکر حضور کو ساتھ لیکر راہب کے مکان پر پہونچے
مکان بند پایا آوازین دین لوگون نے کہا کہ ابھی دروازہ بند ہوا ہے اب ایکسال کے بعد
پھر کھلیگا اب کھلنا مشکل ہے عبد المطلب مایوس ہوئے کہ فوراً ہی عبادت خانے مین زلزلہ آیا
نزدیک تہا کہ عبادت خانہ گرجائے اور راہب دبکر مرجائے جلدی سے گھبرا کر باہر نکلا خبر کے

چارون طرف دیکھتا اور کہتا تہا کہ آج کون یہان آیا ہے جس کی تعظیم کے لیئے عبادت خانہ
سجدہ کرتا ہے جنکی زیارت کی خوشی مین مکان جہومتا ہے جن کے خوف سے لرزتا ہے جب حضور
پر نظر پڑی گہبرا کر بولا کہ عبد المطلب تم ان بچے کو نہین جانتے کہ یہ کون ہے یہ دنیا جہان کا
نبی گنہگارون کا شفیع ہے اگر مین اپنے عبادت خانے سے باہر نہ آتا فوراً دبکر مرجاتا اے
عبد المطلب انکی حفاظت کرو انکے دشمن اکثر یہودی ہین عبد المطلب نے فرمایا کہ راہب بچے
کی آنکھین دکھتی ہین سُنا ہے کہ تم آنکھون کا علاج کرتے ہو راہب نے کہا کیا تم طبیب کو مریض
اور بیمار کے پاس لائے ہو یہ فرزند جہان بہر کا طبیب جہان کے لیئے شفا ہے اس کا مُونہہ
خزانہ ہے شفا اور بقا کا عبد المطلب انکا علاج اور انکی دوا انکے پاس ہے تم انکے مُونہہ کا لعاب
ابھی انکی آنکھون مین لگاؤ یہ سنکر عبد المطلب نے آپکے مُونہہ کا لعاب آپکی آنکھون مین لگایا
لعاب کا لگانا تہا یا مرض کے لیئے شفا کا بہانہ تہا بی بی رقیقہ ہاشمیہ فرماتی ہین کہ مکہ مین
چند سال سے متواتر قحط سالی تہی ایک رات خواب مین ہاتف غیبی نے کہا اے قریش کی
جماعت مبارک ہو تمہین نبی آخر الزمان کا مبعوث ہونا جو بہت ہی قریب آگیا ہے جنکے سبب
تمہین ہمیشہ کی زندگانی اور سما حاصل ہوگا تم قبیلے بنی ہاشم سے ایک خوبصورت خوب سیرت
شخص جسکا چہرہ ایسا ایسا ہو تلاش کرو اسے اپنے ساتھ لیجاؤ وہ بزرگ اپنے بچے کو
ساتھ لیکر پہاڑ پر جاکر مینہ کے لیئے دعا مانگے صبح کو یہ خواب مکے والون کے سامنے بیان کیا
ہاتف غیبی نے جس شخص کو دعا کے لیئے تجویز کیا اور جو حلیہ بتایا تہا وہ حضرت عبد المطلب
کی صورت کا نقشہ تہا اہل مکہ نے عبد المطلب کو دعا کے لیئے خاص کیا اور عرض معروض کرکے

اپنے ساتھہ لیا خواب مین ہدایت تہی کہ وہ بزرگ اپنے فرزند کو اپنے ساتھہ لیوین حسب ہدایت حضور کو عبدالمطلب نے ساتہہ لیا آگے آگے عبدالمطلب پیچہے سارے مکے والے ابو قبیس پہاڑ پر پہونچکر مینہہ کے لئے دعا کی دعا کرنے کے وقت عبدالمطلب نے حضور کو اپنے سامنے کہڑا کرکے مینہ کے لئے دعا مانگی تہوڑی دیر کے بعد غلیظ ابر آیا نہایت شدت سے بارش ہوئی ایک ہی دن مین پانچ چہہ سال کی خشکی جاتی رہی گرمی رفع ہوکر آرام راحت کی صورتین پیدا ہوئین حضور کی کرامت کا تمام اہل مکہ کے دل مین نقش ہوا ہر ایک آپکے فضائل کا قایل ہوا سات برس کے سن وسال مین یہ کرم تہا کہ ابر کرم بنکر کفار پر مینہ برسایا نہ دوست کو محروم رکھا نہ دشمن کو ترسایا آمید کفار نے کفر کی حالت مین حضور کو آگے لیکر امام بناکر مینہ کی درخواست کی پہر جو مدعا تہا پایا مولے نے رحمت کا مینہ برسایا قیامت کے دن جب مسلمان آپکو حشر کے میدان مین آگے آگے لیکر چلینگے اور حضور رب العزت مین گنہگارونکے مغفرت کی درخواست کرینگے حق تعالیٰ ضرور رحمت کا مینہ برسائیگا گنہگارون کی بخشش فرمائیگا دوستانرا کجا کنی محروم ۔ توکہ بادشمنان نظرداری ۔ جو دشمنون کو محروم نہ کرے وہ دوستون کو کب محروم رکھیگا جب سن مبارک آٹھہ سال کا ہوا آپکے دادا عبدالمطلب نے ایک سو بیس سال کی عمر مین وفات پائی عبدالمطلب کی وصیت کے موافق حضور ابی طالب کی کفالت مین آئے اور اونکی اولاد کے ساتہہ رہنے لگے خدا کی قدرت ہے کہ جب تک ابوطالب دسترخوان پر حضور کو نہ بلائین جتنا چاہے کوئی کہانا کہائے کبہی پیٹ بہرتا نہ پیاس بجہتی اور جس دسترخوان پر حضور تشریف لے آئین تہوڑے سے کہانے مین سب کا پیٹ بہرتا ایک

پیالہ دودہ کا ساری جماعت کو کافی ہوتا اور اگر حضور نہ ہوتے ایک شخص جماعت کا کہانا
کہاتا اور بہوکا رہجاتا اس لئے فرض تہا کہ پہلے حضور کو دستر خوان پر بلایا جائے جب کہانا
سامنے آئے ابو طالب کی اولاد صبح کو بری صورت مین سوتے اوٹھتی مگر حضور کا منہ دہلا ہوا
آنکہون مین سرمہ لگا ہوا بالون مین تیل پڑا ہوا ہوتا تہا کچہ روز کے بعد مکہ مین مینہ نہ برسا
ابو طالب اور سارے قریش حضور کو ساتہہ لیکر کعبے کے پاس مینہ کی دعا کرنے گئے حضور نے
اپنی پشت مبارک کعبہ سے لگائی اور کچہ انگلیون سے آسمان کی طرف اشارہ کیا حضور کے
اشارے کے ساتہہ ابر چارون طرف سے گہر آیا خوب زور سے بارش ہوئی کئی دن تک
بارش کی کثرت سے رستے بند رہے اسیطرح بدستور آپکی ذات سے نزول رحمت آلہی ہوتا رہا
جب حضور کا سن بارہ سال کا ہوا آپ کے چچا ابو طالب تجارت کے لئے ملک شام جانے
لگے ابو طالب کا ارادہ تہا کہ حضور کو ساتہہ نہ لیجائین آپ گہر مین آرام کرین حضور سے چہپکر
قافلے کے ساتہہ اونٹنی پر سوار ہوکر چلے رستے مین حضور نے ابو طالب کو جاتے دیکہکر فرمایا کہ
اے چچا مجہے کس کے پاس چہوڑ کر جاتے ہو مان میرے نہین باپ میرے نہین ایک دادا
تہے وہ بہی انتقال فرما گئے تم چچا پردیس کو چلے برائے خدا مین آپ کے ساتہہ چلون گا حضور
کا اسطرح فرمانا ابو طالب کے دل پر اثر کر گیا فوراً ہی آپکو اپنے آگے سواری پر سوار کر لیا اور
آپکو لیکر شام کی طرف روانہ ہوئے منزل بمنزل طے کرتے ہوئے قصبہ بُصرا کے قریب پہونچے
یہ دوپہر کا وقت تہا اس جگہ ایک پرانا عیسائی عبادت خانہ تہا جو حضرت مسیح کے زمانے
مین اور آپکی فرصیت کے موافق تعمیر ہوکر نسلاً بعد نسلاً اس مین راہب لوگ عبادت کیا کرتے

جوراہب اسوقت اس کامتولی اور اس مین رہنے والا تھا اس کا نام بحیرا تھا جو اگلی کتابون سے ماہر نبی آخرالزمان کی زیارت کا مشتاق عباد تون ریاضتون کا مشاق برسون سے یہان پڑا تھا آج قسمت نے یاوری کی صدیون کی محنت حصول ہونے کا وقت آیا اسوقت بحیرا راہب عبادت خانہ بند کئے عبادت الٰہی کرتا تھا یکایک عبادت خانہ مین زلزلہ آیا راہب گھبراکر باہر آیا چارون طرف حیرت سے دیکھتا اور حیران ہوکر یہ کہتا تھا کہ الٰہی آج کیا ہے جو چارون طرف سے درخت اور پہاڑ جھکے جاتے ہین یہ کسے سلام کرتے اور کسے سجدہ کرتے ہین یہ کسکے سامنے گرے پڑتے ہین جب نظر بحیرا کی حجاز کے رستے پر پڑی ایک قافلہ نظر آیا جس مین ایک اونٹ پر ایک نوعمر بچہ اور ایک بوڑھا سوار ہے سفید چاندی ابر اوسپر سایہ کرتا اور ملائک اپنے پیرون سے پنکھا جھلتے اور سارے درخت اور پہاڑ ونکے سامنے سجدہ کرتے ہین جان لیا کہ آج ضرور وہ نبی آخرالزمان تشریف لایا جسکی آمد آمد کا غلغلہ صدیون پہلے سے تھا جسکے منادی حضرت مسیح تھے بہت جلدی ایک سایہ دار درخت کے نیچے فرش بچھایا اچھا نفیس کھانا پکوایا تمام قافلہ کو مہمان بلایا سارے قافلے والے دسترخوان پر جمع ہوئے مگر حضور کو ابوطالب اپنی جگہ پر چھوڑ گئے تھے راہب نے دیکھا کہ میرا مقصود موجود نہین ہے پوچھا کہ مسلمانون کیا کوئی شخص تم مین سے باقی رہا ہے کہا کہ ہان ایک لڑکا ابوطالب کا موجود نہین ہے کہا کہ اوسے لاؤ یہ دسترخوان اوسی کے لئے بچھایا گیا ہے تم اس سے پہلے یہان سے آتے جاتے اور ہمیشہ ادہر سے گزرتے تھے مین تم سے کبھی بات بھی نہ کرتا تھا آج تمہارے ساتھ وہ آیا ہے جسکو حضرت مسیح علیہ السلام نے سلام فرمایا ہے اور ابھی تھے یہ عبادت خانہ

ہنوا ایک ہتے یہ سنکر ابو طالب تشریف لے گئے اور حضور کو ساتہہ لائے جسوقت حضور خیمے سے
باہر نکلے نورانی ابر نے سر پر چہتر کی طرح سایہ کیا جس وقت حضور مجلس میں آئے آپکے تشریف
لانے سے پہلے سائے کی جگہ سب بہر چکی تہی سوائے دہوپ کے کہین جگہ نہ تہی حضور نے بزرگونکا
ادب کیا اور لب فرش دہوپ مین بیٹھ گئے جناب کا دہوپ مین بیٹھنا تہا کہ درخت نے اپنا
سایہ چارون طرف سے کہینچکر حضور کی طرف سایئکا رُخ پہیرا اور جو لوگ پہلے سے سائے مین
تہے انکو دہوپ مین چھوڑا لوگ یہ واقعات دیکہکر حیرت سے دیکھتے تھے راہب کی حالت یہ تہی
کہ حضور کے چارون طرف پہرتا اور آپ پر صدقے ہوتا سر سے پیرون تک حضور کے اعضا اعضا
کو غور سے دیکہتا اور کسی پُرانی قدیمی تحریر سے مطابق کرتا جب ادہر سے اطمینان حاصل ہوا تب
حضور کی طرف مائل ہوکر عرض کیا آپکو قسم ہے لات اور عزے کی حضور نے یہ کفر کی قسم سُنکر
بیزار ہوکر فرمایا کہ راہب مین ان بتون کے قسمین کہانے آیا ہون یا انہین صفحہ ہستی سے مٹانے
آیا ہون مجھے انکی قسمین ندو راہب نے معذرت کی اور خدائے عزوجل کی قسم دیکر عرض کیا جو
کچھ مین پوچھون کوئی بات چھپائی نجائے فرمایا اب جو تیرا دل چاہے پوچھ لے عرض کیا حضور
کے خواب راحت اور سونے کی کیفیت کیا ہے فرمایا آنکھین سوتی دل جاگتا ہے عرض کیا نبی کا
قلب ایساہی ہونا چاہئے وجہ اسکی یہ ہے کہ ایسا ہوسکتا تہا کہ جبرئیل مین حکم الٰہی لیکر نازل
ہون اور حضور کو سوتا پائین اور آپ کو ادب سے نہ جگائین اور حکم الٰہی مین دیر ہوجائے اسواسطے
خدا نے حضور کے قلب کو ہمیشہ کے لئے خواب غفلت سے محفوظ کر دیا اب وہان سونا جاگنا دونو
برابر تھے راز حضور کا قلب تجلی گاہ رب العزت تہا ما کذب الفواد ما رأی کے مطابق مظہر نور

الٰہی تہا پس بلا تاخذہ سنۃ ولا نوم جس ذات کو نہ نیند آتی ہے نہ اونگہ اوسکے مبارک اثر نے
حضور کے قلب کو نیند اور اونگہ سے محفوظ کیا جاں ہمنشین ورس اثر کرو کا پورا ظہور تہا
سبحان اللہ راہب نے عرض کیا کبہی آپکو کچہ نظر آتا ہے فرمایا اکثر خوبصورت آدمی آسمان سے
زمین پر آتے زمین سے آسمان پر جاتے نظر آتے ہین عرض کیا کہ حضور کی آنکہ کی سرخی کبہی کم
ہوتی ہے فرمایا کہ یہ سرخی ہمیشہ رہتی ہے کبہی زائل نہین ہوتی نکتہ حضور کی آنکہون مین ہمیشہ
سرخی قائم رہتی تہی اس لئے کہ اگر کوئی شخص ہر وقت سورج یا کسی تیز نورانی چیز کو دیکہتا رہے گا
اوسکی آنکہین ہمیشہ سرخ رہینگی حضور ہمیشہ دیدار الٰہی انوار الٰہی کے مشاہدہ کرنے والے تہے اسلئے
آنکہون کی سرخی بہی دائمی تہی نہ کبہی معاینہ نور کا کم ہوتا تہا نہ سرخی کا ظہور رفع ہوتا تہا نکتہ
جو شخص ہمیشہ جاگتا رہے یا شب بیداری کرے پہر دن کو بہی نہ سووے ضرور اوسکی آنکہین سرخ
رہینگی چونکہ حضور کا قلب مبارک ہمیشہ بیدار رہتا تہا کبہی سوتا نہ تہا اس لئے اس بیداری کا اثر
آنکہون کی سرخی بہی ہمیشہ رہتی تہی راہب نے یہ باتین سنکر حضور کی پیشانی پر غور سے نظر کی تشریح
انبیاء اور اولیا اللہ کی پیشانی مین ایک قسم کا نور کا شعلہ ہوتا ہے جسے خاص خاص شخص
پہچان سکتے ہین دوسرا کوئی معلوم نہین کر سکتا جسکو ولی را ولی میشناسد کے الفاظ سے تعبیر
کرتے ہین وہ یہی مطلب ہے یہ پیشانی کا نور چمکارہ ہوتا ہے قلب کے نور کا نشان اگر کسی آئینہ
کو اچہی طرح صاف اعلی درجے کی قلعی کرکے سورج کے سامنے دکہاوگے جب سورج کا نور آئینے
پر پڑے گا لازم ہے کہ آئینے سے نور نکلکر در و دیوار پر پہونچکر چمکے اسی طرح نبی یا ولی کا قلب آئینے سے
زیادہ صاف چمکدار ہوتا ہے جب قلب صافی پر نور معرفت الٰہی جو لاکہون سورج سے زیادہ

روشن ہے انکر چمکتا ہے قلب آئینے کی مانند نور کا چمکارہ یا شعلہ ماتھے پر چمکا کر ماتھے کو
دیوار کی طرح روشن کرتا ہے جو دور سے آنکھوں والوں کو نظر آتا ہے پس راہب حضور کے
ماتھے سے اسی نور کو دیکھتا تھا راہب نے عرض کیا کہ اگر ناگوار خاطر نہ ہو تو مشتاق دیدار کو مہر
نبوت کا مشاہدہ کرا دیجئے حضور نے اپنا کرتا کاندھوں کے پاس سے ہٹا یا راہب نے مہر نبوت
کو بوسہ دیا پھر اوسے پڑہا جس مین ایک طرف لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ تہا دوسری طرف
توجہ حیث شئت فانک منصور جہان چاہے جاؤ تمہاری فتح ہوگی اشارات جس معرکہ مین
حضور تشریف لے گئے حضور کی فتح ہوئی قیامت مین تمام نبیون کے سامنے حضور کی فتح ہوگی
کل انبیاء کو اونکی قوم سے حضور مقدمہ دلوائینگے آپ اونکی نبوت اور پیغام پہونچانیکی گواہی
دینگے قومین انکار کرینگی مگر حضور کی شہادت کے بعد کل انبیاء قوم پر فتح پائینگے جب کل نبی
شفاعت سے انکار کرینگے آپ سب کی شفاعت کرینگے شفاعت کا دروازہ آپکے ہاتون کہلیگا
آپ ہی کی فتح ہوگی جنت کا دروازہ آپ کہلوائینگے وہان بہی آپکی فتح ہوگی شفاعت صغرٰی
بہی آپکا حصہ ہوگا یہ فتح بہی آپ کے نصیب مین ہوگی بیت المقدس کی امامت شب معراج
مین علی مقام تک پہونچنا کہ جہانتک کوئی نہ گیا دیدار الٰہی کا دیکہنا الغرض یہ سب کچھ آپکے
لئے تہا راہب نے یہ سب نبیون کی علامتین دیکھکر ابی طالب سے پوچھا کہ یہ فرزند آپکا کون ہے
کہا یہ میرا بیٹا ہے راہب نے کہا کہ آپکا بیان غلط ہے یہ یتیم ہین انکے والدین وفات پا گئے
یہ سنکر ابو طالب نے کہا کہ بیشک یہ میرا بھتیجا ہے انکا باپ انہین حمل مین چھوڑ کر انتقال کر گیا انکی
والدہ چار سال کا چھوڑ کر وفات پا گئین راہب نے کہا کہ بیشک پہلی کتابون اور نبیون کے

صحیفون مین ایسطرح لکہا ہے اے قریش یہ فرزند جہان کا سردار خدا کا پیارا رسول رحمۃ للعالمین ہے راہب سے پوچہا کہ تمنے کس طرح جان لیا کہ یہ نبی ہین کہا جب تمہارا قافلہ پہاڑی سے ہو مین آیا مین نے دیکہا کہ سارے درخت سارے پہاڑ سجدہ کرتے ہین اور یہ نہین سجدہ کرتے مگر نبی کو پہر تمنے دیکہا کہ ابر انکے سر پر سایہ کرتا ہے درخت نے اپنا سایہ تمہارے اوپر سے ہٹا کر انکو دیا اپنے سایہ کیا تمہین دہوپ مین چہوڑا ابو طالب سے عرض کیا کہ آپ میرے عبادت خانہ کو انکے قدمون سے مشرف فرما دیجئے ابو طالب حضور کو ساتہہ لیکر عبادت خانہ مین داخل ہوئے جب حضور راہب کے عبادت خانہ مین آئے ایک نور چمکا جسکے سبب عبادت خانہ چمک اوٹہا نکتہ کعبے مین یہ نور نہ چمکا راہب کے عبادت خانہ مین چمکا جو مکان صاف شفاف ہوگا اوسپر نور کا زیادہ اثر ہوگا اگر کسی مکان کی شیشے کی دیوارین بنائی جائین جب اوس مین چراغ روشن ہوگا دن نکل آیگا چونکہ یہ عبادت خانہ بحیرا کی عبادت کی وجہ سے شیشے کی طرح صاف تہا جب حضور کے چہرہ کا چاند وہان پہونچا فوراً عبادت خانہ روشن ہوا شعلہ بہڑک اوٹہا کعبہ اس وقت مین بت خانہ تہا اسکی مثال ایسی تہی جیسے کالا پتہر لیں اگر سیاہ پتہر پر چاند کا نور اثر نہ کرے تو پتہر کا قصور ہے نہ چاند کا اس نور کو دیکھکر کہا واللہ یہ لڑکا سارے جہان کے لئے اکیلا نبی بنا کر بہیجا جائیگا اے ابو طالب تمہے قسم ہے ملک شام کی طرف اس فرزند کو نہ لیجاؤ یہودی نصرانی انکے دشمن ہین متواتر قسمین دیکر حضور کو مکہ معظمہ واپس کیا دوسرے دن ایک جماعت نصرانیون کی تلوارین لئے آئی بحیرا سے پوچہا کہ فلان فلان لڑکا یہان آیا تہا بحیرا نے کہا کہ تم اونہین کیون تلاش کرتے ہو دیکہو وہ سچا نبی ہے

تم کیا سارا جہان انکا کچھ نہ کرسکے گا عجب انکی صداقت یہانتک پوری ہوئی کہ جو اگلی کتابون مین انکے یہان تشریف لانے کا وقت لکھا تھا وہ حرف بحرف سچا ہوا وہ ٹہیک وقت پر یہان آئے اور پہر واپس مکہ گئے اب خیال کرو کہ موسٰی کی پیشین گوئی انہی کی شان مین ہے مسیح علیہ السلام کی بشارت انہی کے متعلق ہے پہر سچے نبی کو تسلیم کرنے مین تمہے کیا عذر ہے یہ باتین سنکر وہ ساری جماعت حضور پر ایمان لائی لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ پڑھا سبحان اللہ یتیم کہ ناکردہ قرآن درست کتب خانہ چند ملت بشست وہ یتیم جنپر قرآن بہی نازل نہین ہوا بہت سی اگلی مذہبون کی کتابین منسوخ کردین جب حضور کا سن مبارک بیس سال کا ہوا جناب کو متواتر خواب مین فرشتے نظر آنے لگے ایک دن آپنے اپنے چچا ابی طالب سے فرمایا کہ اکثر وقت مجھے کچھ لوگ نظر آتے ہین وہ مجھے دیکھکر آپس مین کہتے ہین ہو ہو یہ وہی نبی ہین مگر ابہی وقت نبوت کا نہین آیا حضور نے فرمایا کہ ایکدن مجھے ایک شخص نے پکڑکر میرے سینے کے اندر ہاتھ ڈالکر میرا دل نکالکر دیکھا اور یہ کہا قلب طیب فی جسد طیب سینا بھی مبارک دل بھی مبارک ہے حضور نے فرمایا کہ ایک رات مین نے دیکھا کہ میرے مکان کی چھت پہاڑکر دو شخص زینہ لگاکر اترے میرے کندھون کی طرف سے میرے سینے مین ہاتھ پہونچاکر دل نکالا اور یہ کہا اچھا دل ور اچھے شخص کا دل ہے جو نبی ہونے والا ہے یہ کہکر غائب ہوئے مکان کی چھت بدستور سالم ہوئی ابو طالب یہ سب واقعات سنکر حضور کو ایک عالم اہل کتاب کے پاس لیگئے جب اوسنے حضور کو بہت غور سے دیکھا تعجب سے کہا کہ ابو طالب تم انکو بیمار جانتے ہو ہذا الطیب للخیر جہان بھر کی بھلائی پہیلانے والا طبیب ہے انہین جو نظر آتا ہے وہ شیطان نہین ہے بلکہ وہ فرشتے ہین جو

حضور کے قلب مین بنوت کی قابلیت معاینہ کرتے اور دیکہتے ہین جاؤ انہین لیجاؤ یہود آپکے
بہت دشمن ہین اگر وہ موقعہ پائینگے انکو اذیت پہونچا ئینگے ابوطالب آپکو لیکر واپس آئے پہر
کبہی کسی طبیب حکیم کے پاس نہ لیگئے تشریح بنوت سے پہلے جلد جلد ملائک کے آنے اور حضور
کے قلب کو دیکہنے کیوجہ یہ تہی کہ جہان کفر سے بہر گیا تہا دروازے جنت کے بند تہے دوزخ
کے دروازے کہلے تہے ملائک نہایت تمنا رکہتے تہے کہ جلد وہ وقت آئے کہ حضور نبی ہو کر
جنت کا دروازہ کہلوائین دنیا مین ایمان اسلام پہیلائین بس جس طرح عاشق کو بیچینی ہوتی
ہے بہو کا کچے پہلونکو دیکہتا ہے اسیطرح ملائک جوش شوق مین جلد جلد آتے اور حضور کو دیکہتے تہے
کہ اب کتنا عرصہ رہا ہے اور اب کسقدر زمانہ باقی ہے حضور فرماتے ہین کہ ایک دن قریش کے لوگ
مجہے پکڑ کر اپنی عید مین لے گئے وہان بت رکہے ہوئے تہے مشرکین انکا طواف کرتے سجدا کرتے
تہے جب مین بت کے قریب پہونچا مجہے ایک بزرگ دراز قد نظر آئے اور اشارے سے فرمایا
کہ آپ یہان سے جائین مین یہ اشارہ پاکر فوراً واپس آیا خوب ہی ہوا جو حضور وہان سے چلے آئے
ورنہ وہان جسقدر بت رکہے تہے اور مشرکین اونہین سجدے کرتے تہے وہ سارے حضور کے قدمون
مین گر کر حضور کو سجدا کرتے معبود بنایا ہوتے مشرکین کو بجائے خوشی کے غم بجائے عید کے ماتم ہوتا
جب سن مبارک حضور کا ۲۵ سال کا ہوا بی بی خدیجہ نے قافلہ تجارت کے واسطے شام کے ملک
مین روانہ کرنا چاہا قافلہ طیار تہا مگر سالار قافلہ کی تلاش تہی تا کہ کسی امین شخص کی سپردگی
مین قافلہ روانہ کیا جاے ادہر خدیجہ کو امین کی تلاش اودہر ابوطالب کو حضور کے لئے
وجہ معاش کی تلاش خبر لگی کہ خدیجہ کو ایک امین کی ضرورت ہے فوراً بی بی خدیجہ کے

پاس گئے اور یہ کہا کہ محمدؐ سے بہتر کوئی اہین نہ ملیگا لیکن فلان شخص کیلئے اپنے دو اونٹ
محنتانہ تجویز کیا ہے مگر محمدؐ بن عبداللہ کے لئے چار اونٹ آپکو دینے ہونگے یہ دوگنی
اُجرت حضرت خدیجہ نے نہایت خوشی خاطر منظور کی اور حضور کو میر قافلہ بنا کر میسرہ
نامی غلام خدمت مین دیکر شام کی طرف روانہ کیا تیسری منزل مین دو اونٹ جنپر
تجارت کا اسباب لدا ہوا تہا بیمار ہو کر گر گئے اور مرنے کے قریب ہوئے میسرہ غلام حضور
کی خدمت مین آکر عرض کیا کہ دو اونٹ مرنے والے ہین حضور میسرہ غلام کے ساتھ تشریف
لائے اور مرنے والے اونٹون کے ماتہے اور کمر پر ہات لگایا اور کچھ پڑھ کر دم کیا فوراً مردہ
اونٹ زندہ ہو کر قافلے کے ساتہہ دوڑنے لگے قافلے والے جناب کا یہ معجزہ دیکھکر
حیرت مین تہے جب قافلہ ملک شام کے قریب پہونچا ایک پرانی عبادت خانے کے
قریب ٹھہرا اس عبادت خانہ کے متولی اور عابد کا نام نسطور راہب تہا اس عبادت خانہ
کے متصل کچھ درخت تہے ہر ایک شخص سایہ دار جگہ دیکھکر ٹھہر گیا مگر جناب رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم ایک پرانے سوکھے خشک ٹھنٹھ درخت کے نیچے فروکش ہوئے جناب کا وہان
تشریف لانا اور سوکھے درخت کا از سر نو ہرا ہو جانا پتے پھوٹنے پھول آنا پختہ پہلون کا
زمین پر گرنا آنا کی آن مین سب کے سامنے ہوا ٹھنیان درخت کی حضور کے سر پر جھوم جھوم کر
آتی ہین درخت کے پہل پتے حضور کے چارون طرف بچھا ور ہو رہین نکتہ یہ درخت جس کا تہا
اسکے نیچے حضرت مسیح علیہ السلام ٹھہرے تھے آپؑ کے بعد یہ درخت خشک ہو گیا تہا آج
پانسو سال کے بعد نبی آخر الزمان اسکے نیچے مہمان ہوئے آنکی برکت سے خشک درخت ہرا

ہی نہین ہوا بلکہ پھل لاکر لوگون کو نفع پہونچانے لگا اسی طرح جو کافر داول حضور کے
ہات پر مشرف باسلام ہونگے خود ہی ہرے ہونگے بلکہ دنیا بہر کو اپنے عملون کے شیرین پھلون
سے مالامال کرین گے اس لیے حدیث مین ارشاد ہے میری صحابی ستارون کی مانند ہین
جسکی اتباع کروگے ہدایت پاؤگے منزل مقصود تک پہونچوگے راہب یہ واقعہ دیکھکر فوراً
عبادت خانہ سے باہر آیا اور جناب کو پہچان کر ایک پُرانا صحیفہ نکالکر لایا اور تحریر سے
جناب کے حلیہ شریف کو ملاکر کہا کہ قسم ہے انجیل نازل فرمانے والے کی یہ وہی نبی اخرالزمان
ہین جنکی بشارت حضرت مسیح دیگئے اور یہ فرما گئے تہے کہ میرے بعد اس درخت کے نیچے
نبی اخرالزمان فروکش ہونگے خدا کی قسم یہ رسول ہین جہان کے لئے یہ امان ہین زمین آسمان
کے لئے جسنے آپکی اطاعت کی نجات پائی جسنے نافرمانی کی غارت ہوا انکا نشان خالی واپس
نہ آئیگا جہان جائینگے فتح ہوگی یہ سب کچھ حضور کے فضائل بیان کرنے کے بعد عرض کیا
کہ آپ واپس تشریف لیجائین یہود آپ کے دشمن ہین حضور بہت جلد تجارت کا مال فروخت
کرنے چارگونہ نفع حاصل کر لینے کے بعد مکہ کی جانب واپس ہوے ہمیشہ دہوپ کیوقت حضور
کے سر پر دو فرشتے اپنے پرون سے سایہ کرتے تہے اس واقعے کو دیکھکر حضرت خدیجہ اندر خانہ حضور
پر ایمان لاَئین اور ابی طالب کی درخواست کرنے کے بعد جناب اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے
نکاح کر کے قطعی جنت کی وارث مومنین ازالۃ الخفا حضور کی نبوت سے کچھ ہی پہلے جناب صدیق
اکبر ایک درخت کے نیچے مکہ معظمہ مین بیٹھی تہی یک بیک درخت کی شاخین جہکگر جناب
صدیق اکبر کے ... سے الگین فرمایا کہ درخت آج کیا خاص بات ہے جو یہ نظر عنایات ہے

درخت سے آواز آئی کہ عنقریب نبی آخرالزمان نبی ہونے والے ہین بہتر یہ ہے کہ تم
سب سے پہلے اون پر ایمان لانا فرمایا کہ صاف صاف بتاؤ کون شخص نبی ہونے والے
ہین آپکا نام کیا ہے خاندان کیا ہے جواب دیا کہ محمد بن عبداللہ بن عبدالمطلب عنقریب
تاج نبوت پہننے والے ہین یہ بشارت سنکر ابوبکر نے فرمایا کہ درخت تجھے جسنے زبان عطا کی
ہے اوسکی قسم ہے جسوقت حضور کو نبوت ملے فورًا مجھے اطلاع کرنا اس انتظار مین ابوبکر
روز درخت کے نیچے جاتے اور نبوت کی خبر کا انتظار کرتے جسدن آپ نبی ہوے ادہر
جناب پر وحی نازل ہوئی ادہر درخت نے ابوبکر صدیقؓ کو پکارا خبردار ہوجاؤ جاؤ دیکھو وہ
محمدؐ بن عبداللہ پر وحی نازل ہوئی ہوسی کو رب کی قسم تمسے پہلے کوئی ایمان نہ لائے
اس خبر کے سنتے ہی ابوبکر صدیق حضور اقدس کی خدمت مین حاضر ہوئے فرمایا کہ لے
ابوبکر مین تمہین ایمان کی طرف بلاتا ہون عرض کیا کہ حضور مین دل و جان سے قبول کرتا ہون
اشہد ان لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ کلمہ پڑھکر مشرف باسلام ہوکر صدیق اکبر کا لقب پایا
دلائل النبوت ابو نعیم شاہ فارس اپنے محل مین بیٹھا تہا یکبیک محل کی دیوار شق ہوکر
دیوار کے اندر سے نہایت نورانی چمکدار ہات برآمد ہوا جسکے نور سے سارا محل روشن ہوا
شاہ فارس گہبرایا آواز آئی گہبراؤ نہین حق تبارک وتعالےٰ ایک نبی بہیجنے والا ہے اون پر
کتاب نازل ہوگی تو ضرور اونکی پیروی اور اتباع کرنا تیری دین دنیا سلامت رہے گی
شاہ فارس نے کہا کہ مین اس معاملہ مین فکر کرون گا۔ مگر افسوس وہ سوچتا ہی رہا کہ اوسکی موت
آئی اور ایمان سے محروم رہا لاحول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم۔